تفسیر ترجمان التفاسیر میں مباحث علوم القرآن کا تجزیاتی مطالعہ

Analytical Study of the Topics of Qur'anic Sciences in the Tafsīr Tarjumān-al-Qur'an

مقالہ نگار: **حکیم زادہ**

پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف ملاکنڈ، چکدرہ، دیر

Hakimhaqqani313@gmail.com

معاون مقالہ نگاران: **پروفیسر ڈاکٹر جانس خان**

شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف ملاکنڈ، چکدرہ، دیر

drjanaskhan9911@gmail.com

پروفیسر ڈاکٹر عطاء الرحمن

ڈین فیکلٹی آف آرٹس اینڈ ہیومینیٹیز، یونیورسٹی آف ملاکنڈ، چکدرہ، دیر

Ataurrahman3003@gmail.com

Abstract

In order to guide mankind, Allah Almighty sent prophets, some of them were given books while some were given scriptures for the reformation of their nations. The chain of the prophets started from Ḥazrat Adam and ended with Ḥazrat Muhammad (SAW). All the Prophets performed their duties in a perfect way. Each and every Prophet was supposed to guide their nation themselves while it is the uniqueness of the Muslim Umma; the followers of the last prophet Muhammad (SAW) that after his demise, the scholars of this Umma has been given the duty of preaching and spreading Islam to each and every human and area of the world. These scholars and Ulema performed their duty very well and it will continue till the last day of this world. One of these scholars, Qāzi Ghafranuddīn of the 20th century is also named. He was born in 1917 in Swat district of Khyber Pakhtunkhwa province of Pakistan. He received his religious education from the well-known scholars of his time. He travelled to Fatehpur in the neighboring country of India in this regard. His famous teachers are Mufti Kifayat Ullah and Mufti Ashfāq ur Rahman Kāndhalvi in 1945 in the said madrassa. Later on he spent his whole life for serving Qur‘an and Sunnah. He died on January 30, 2022 AD. Qāzi Ghafranuddīn was appointed as a judge by the ruler of Swat. In this regard Qāzi made many critical decision in the area of Swat in the light of Qur‘an and Sunnah and because of this status he was awarded the title of "Qāzi" and later on it became a part of his name. He wrote some books like the explanation of an Arabic book taught in madaris i.e, Husami, criminal laws, interpretations of seven Maqamaat, comments on Diwān of Hafiz al-Puri and code of inheritance, etc. Among his books "Tarjamān al-Tafasīr" is an important writing which is the explanation of the Holy Qur‘an. The style of the writer is unique and scientific. He has a diversity in writing that is why this Tafsīr is unique. The writer has a brief but comprehensive style. The writer has explained many points in a unique way, like; Makki and Madni surahs, the virtues of the Qur'an, the names of the surahs, the importance of the revelations, etc.

Key Words: Qur‘an, prophets, religion, Tafsīr , Qāzi.

آپ ﷺ کا دنیا سے رحلت فرمانے کے بعد تبلیغ دین کا کام علماء کرام کی ذمہ داری بن گئی، علماء کرام نے ہر دور میں اپنی طاقت اور بساط کے مطابق مخلوق خدا کی رہنمائی فرمائی، انہی علماء میں سے ایک عالم مولانا قاضی غفران الدین (م:1444ھ) ہیں، جو خیبر پختونخوا کے ضلع سوات سے تعلق رکھتے تھے، اپنی زندگی دین اسلام کی خدمت کے لیے وقف کی تھی، درس و تدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف ان کا اہم مشغلہ تھا، ان تصنیفات میں ایک ان کی مایہ ناز علمی تفسیر ترجمان التفاسیر بھی ہے۔

قاضی غفران الدینؒ کا تعارف

آپؒ کا نام غفران الدینؒ بن خان علوم بن علی اکبر بن محمد اکبر باباؒ تھا۔ آپؒ قاضی صاحب کے لقب سے مشہور تھے اس لئے کہ آپؒ فراغت کے بعد 2009ء تک منصب قضاء کے ساتھ منسلک رہے، آپؒ مینگورہ کے نواحی علاقے نوے کلے میں 1917ء کو پیدا ہوئے، اور پھر وہاں سے 1929ء میں سوات کے قریبی گاؤں کو کارئی منتقل ہو کر تاحیات وہاں رہے، آپؒ نے ابتدائی ناظرہ قرآن اپنے والد محترم خان علوم سے پڑھا، ابتدائی عصری تعلیم ودودیہ ہائی سکول مینگورہ میں ساتویں جماعت تک پڑھا، 1936ء میں دینی علوم کی تحصیل کے لئے انڈیا دہلی روانہ ہوگئے، اور وہاں مدرسہ عالیہ فتح پور میں داخلہ لیا، وہاں پر قاضی صاحبؒ نے مفتی کفایت اللہ دہلوی، مولانا اشفاق الرحمٰن کاندھلوی صاحب جیسے اکابر علماء سے شرف تلمذ حاصل کیا، تحصیل علم کی تکمیل کے بعد 1945ء میں اپنے آبائی گاؤں سوات واپس تشریف لائے۔

تصنیفات: آپؒ نے مختلف فنون میں کتب لکھی ہیں جیسا کہ اصول فقہ میں الحاوی علی شروحات الحسامی، قضا میں اسلامی فوجداری قوانین، میراث میں سراجی کی شرح ضابطہ میراث، ادب میں التعبیرات شرح سبع معلقات اور حافظ الپوری کی دیوان کی شرح، اور ان تصنیفات میں سے ایک بڑی تصنیف تفسیر ترجمان التفاسیر بھی ہے، یہ تفسیر 14 جلدوں پر مشتمل ہیں، یہ مخطوط تفسیر ہے۔ قاضی صاحبؒ کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ربط بین الآیات اور پھر آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھتے ہیں پھر مضمون آیات مختلف مشاہیر تفاسیر کی روشنی میں بیان کرتے ہیں، جیسا کہ تفسیر محاسن التاویل، تفسیر قرطبی، تفسیر کبیر، تفسیر روح المعانی وغیرہ سے استفادہ فرماتے ہیں۔

قاضی غفران الدینؒ کی تفسیر ترجمان التفاسیر میں علوم القرآن کے مباحث

علوم القرآن کی تعریف

علامہ زرکشیؒ نے علوم القرآن کی تعریف یوں کی ہے:

هو مباحث تتعلق باالقرآن الكريم من ناحية نزوله وترتبه وجمعه وكتابته وقراءته وتفسيره واعجازه وناسخه و منسوخه([1])" وہ مباحث جو قرآن کریم کے ساتھ متعلق ہے نزول، ترتیب و جمع، کتابت و قراءت، تفسیر و اعجاز، ناسخ اور منسوخ کے اعتبار سے اسی کو علوم القرآن کہتے ہیں"۔

علوم القرآن کی چند اہم کتب

الزرکشیؒ (م:794ھ) کی البرہان فی علوم القرآن

امام زرکشیؒ نے یہ کتاب عربی زبان میں لکھی ہے۔ یہ کتاب چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ محمد ابو الفضل نے اس کتاب کی تحقیق کی ہے اور مکتبۃ التراث والوں نے اس کتاب کو شائع کیا ہے پہلے جلد میں مقدمہ ہے اور باقی چار جلدیں 47 انواع پر مشتمل ہے۔

امام سیوطیؒ (م:911ھ) کی الاتقان فی علوم القرآن

یہ کتاب امام سیوطیؒ نے عربی زبان میں لکھی ہے، دو جلدوں پر مشتمل ہے اور 80 انواع پر مشتمل ہے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ شروع میں مقدمہ ہے اس کے بعد علوم القرآن کے انواع کو بیان کیا ہے اور تمام انواع پر سیر حاصل بحث کی ہے۔

الزرقانیؒ(م:1367ھ) کی مناہل العرفان

زرقانی صاحب نے یہ کتاب عربی زبان میں لکھی ہے جو کہ دو جلدوں پر مشتمل ہے اور اسی کتاب کو دار لکتاب العربی والوں نے شائع کیا اور مذکورہ کتاب سترہ انواع پر مشتمل ہے۔ اور دونوں جلدوں کے صفحات 1000 ہے۔

ترجمان التفاسیر اور علوم القرآن

قاضی غفران الدینؒ نے اپنی تفسیر میں دوسرے مباحث کے ساتھ ساتھ علوم القرآن کے مباحث کو بھی بیان کیا ہے جن میں سے چند مباحث ذیل میں ذکر کئے جاتے ہیں۔

1: حروف مقطعات

الم: یہ اور اس کے علاوہ تمام ایسے الفاظ ان قسموں میں سے ہیں جن پر تہجی کی جاتی ہے، جیسا کہ با، تا، ثا، د، یہ ان حروف کے نام ہیں جن سے کلمہ مرکب ہوتا ہے، ان کو حروف مبانی کہا جاتا ہے۔ ان حروف کے متعلق جمہور علماء کا مسلک یہ ہے کہ ان حروف کا مطلب صرف اللہ جانتے ہیں اور ممکن ہے کہ اپنے حبیب ﷺ کو اس کا مطلب سمجھایا ہوں، اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے مابین راز ہو۔([2])

علامہ آلوسیؒ کے قول کے مطابق کہ ہو سکتا ہے کہ حروف مقطعات کی معانی اللہ نے اپنے اولیاء کو سمجھائے ہوں تو یہ کوئی مستبعد، ناممکن اور مشکل بات نہیں ہے۔ اور جن لوگوں نے ان الفاظ کا مطلب بیان کیا ہے تو انہوں نے عین مرادی معنیٰ بیان نہیں کیا ہے بلکہ وہ فرماتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ اس کا یہ مطلب ہوں یعنی معنیٰ مرادی کے وہ دعوی دار نہیں ہے۔ اگر ہم عوام کو ایک چیز کا مطلب معلوم نہ ہو تو یہ ضروری نہیں کہ اس کا مطلب پیغمبر ﷺ اور خواص کو بھی معلوم نہ ہوں۔ ہمیں تو بہت سے چیزوں کا معنی اور حکمت معلوم نہیں ہے، جیسا کہ ایام حج میں رمی جمار، سعی بین الصفاء والمروہ اور اسی طرح برزخ کے حالات البتہ ان پر ایمان رکھنا ہمارے لئے لازمی ہے۔ اس ایمان پر اللہ ہمیں اجر و ثواب عطا فرمائیں گے، اور ہمارے حق میں یہ سب سے بڑی نفع اور فائدے کی بات ہے۔ ایسے علماء جو اس طرح کے الفاظ میں سوچ اور فکر کر کے ان کے مطلب معلوم کرنے میں مستغرق ہوتے ہیں تو ان کا یہ سوچ اور فکر بھی اللہ کے کلام کے ساتھ متعلق ہوا، اور یہ کہتے کہ ان معانی کے اصل معنی بیان کرنے سے تو ہم عاجز ہیں لیکن ممکن ہے کہ یہ تاویل کی جائے، تو اس کا یہ سوچ اور فکر قرآنی اور دینی سوچ ہو کر اجر و ثواب کا باعث ہے، اور ہو سکتا ہے کہ ان لوگوں میں کوئی اللہ کو بہت پیاسا نظر آکر اپنے رحمت خداوندی سے سیراب فرماویں۔([3])

تو اس وجہ سے محققین علماء فرماتے ہیں کہ حروف مقطعات میں بحث سے اجتناب کرو اس پہ ایمان لاؤ اور یہ تصدیق کرو کہ یہ منزل من اللہ ہے۔ اور بعض مفکرین علماء نے ان حروف کی مختلف تاویلیں کی ہے، بعض فرماتے ہیں کہ یہ ان سورتوں کے نام ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ "الف" سے مراد اللہ، "لام" سے جبرئیل علیہ السلام اور "م" سے محمد ﷺ ہے۔ جب کہ بعض علماء اسلام اور جید علماء کرام کی رائے یہ ہے کہ اس "الم" کے لانے سے اللہ تبارکہ و تعالیٰ مشرکین عرب کو چیلنج دے کر اعلان فرماتے ہیں کہ یہ قرآن میرا کلام ہے محمد ﷺ کا کلام نہیں ہے یہ بات تسلیم کرو اگر تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہو اور اس بات پہ قائم ہو کہ یہ بشر کا کلام ہے تو آپ اہل لسان ہو تو ان حروف مقطعات کا معنیٰ بیان کرو، تو اس تمام بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ ان حروف کا مراد اور مطلب اللہ ہی جانتے ہیں۔([4])

2: فضائل قرآن

علوم القرآن کے جملہ مباحث میں سے فضائل قرآن بھی ہے، قاضی غفران لدینؒ نے اپنی تفسیر میں جابجا فضائل قرآن پر بحث فرمائی ہے، سورۃ البقرہ کے فضائل بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ احادیث مبارکہ میں اس سورۃ کے بہت زیادہ فضائل موجود ہیں، منجملہ ان میں سے وہ حدیث جس کو مسند احمد، صحیح مسلم، سنن الترمذیؒ اور سنن نسائی نے حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا کہ اپنے گھروں سے مقبرے نہ بناؤں اس وجہ سے کہ جس گھر میں یہ سورۃ تلاوت کی جاتی ہے تو اس گھر میں شیطان داخل نہیں ہوتا ہے۔([5])
سھل بن سعد سے روایت نقل کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کے لئے اونچا حصہ اور مقام ہوتا ہے قرآن کریم کا اونچا حصہ اور مقام سورۃ البقرہ ہے"([6])۔

دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: "جس نے بھی اپنے گھر میں رات کو سورۃ البقرہ کی تلاوت کی تو تین راتیں اس گھر میں شیطان داخل نہیں ہو سکتا ہے۔ اور اگر دن کے وقت تلاوت کی تو تین دن تک اس گھر میں شیطان داخل نہیں ہوتا ہے"([7])

امام مسلمؒ نے ابو امامہؓ سے روایت نقل کی ہے، کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ قرآن پڑھا کروں یہ اپنے پڑھنے والوں کے لئے قیامت کو شفیع بن کر آئے گا، اور سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران کی تلاوت کرو اس لئے کہ یہ زہراوین ہیں یہ قیامت کو بادل اور چھتری کی طرح ہوں گے۔([8])

مکی، مدنی آیات اور سورتیں

قاضی صاحبؒ نے اپنے تفسیر میں علوم القرآن کے مباحث میں سے مکی، مدنی آیات اور سورتوں کی وضاحت بھی کی ہیں۔ اور کئی مقامات پر اس بات کی بھی وضاحت کی ہے کہ یہ سورت اگرچہ مکی ہے لیکن اس میں فلاں فلاں آیت مدنی ہے اس طرح یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ سورت مدنی ہے لیکن اس میں فلاں آیت مکی ہے۔ جیسے:

ترجمان التفاسیر اور مکی و مدنی سورتیں:

قاضی غفران الدینؒ نے اپنی تفسیر میں تمام سورتوں کے شروع میں اس بات کی وضاحت کی ہے کہ یہ سورت مکی ہے اور یہ مدنی اور وہ سورتیں جو ہے مکی لیکن ان میں مدنی آیات ہیں یا وہ مدنی ہیں لیکن ان میں مکی آیات ہیں تو ان کی بھی وضاحت کی ہے۔

سورۃ الفاتحہ: سورۃ الفاتحہ میں سات آیات ہیں اور اکثر علماء کے نزدیک یہ مکی سورۃ ہے([9])

سورۃ البقرہ: سورۃ البقرہ کے متعلق قاضی صاحبؒ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ یہ تمام سورت مدنی ہے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ اور اس سورت میں آیات کی تعداد 286 ہیں۔([10])

سورۃ النساء: یہ سورۃ مدنی ہے ایک سو چھتر آیات پر مشتمل ہے اور سورۃ الممتحنہ کے بعد نازل ہوئی ہے ([11])

سورۃ الانعام: یہ مکی سورۃ ہے 165 آیات پر مشتمل ہیں لیکن اس سورۃ میں چھ آیات مدنی ہیں:، 152 151، 91، 20، جب کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور قتادہؒ سے روایت نقل کی ہے کہ یہ تمام سورۃ مکی ہیں ماسوائے دو آیتوں کے آیت 91 اور 14 ([12])

سورۃ الاعراف: اس سورت میں 206 آیات ہیں یہ مکی سورت ہے لیکن ابو الشیخ ابن حبان نے قتادہ سے روایت نقل کی ہے کہ اس سورت میں آیت 162 سے 173 تک آیات مدنی ہے۔([13])

سورۃ الانفال: یہ سورۃ مدنی ہے لیکن آیت 130 سے 136 تک مکی ہیں([14])

سورۃ التوبہ: مفسرین نے اس بات پہ اجماع کیا ہے کہ یہ تمام سورۃ مدنی ہے ماسوائے آخری دو آیات کے کہ وہ مکی ہیں([15])

سورۃ یونس: یہ مکی سورۃ ہے ماسوائے آیت 94 اور 95 کے کہ وہ مدنی ہیں جب کہ بعض علماء نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ابتدا سے آیت 40 تک مکی ہے باقی مدنی ہے۔([16])

سورۃ ھود: یہ سورۃ مکی ہے لیکن تین آیات مدنی ہیں۔114، 17، 14،([17])

سورۃ الاسراء: یہ مکی سورۃ ہے لیکن بعض علماء نے اس سے چند آیات مستثنیٰ کی ہیں کہ یہ مکی نہیں ہیں۔ آیت 107، 60، 73، 88، 85([18])

سورۃ طٰہٰ: یہ سورۃ135 آیات پر مشتمل ہے مکی سورۃ ہے لیکن دو آیات آیت 130 اور 131 مدنی آیات ہیں۔([19])

سورۃ الشعراء: یہ مکی سورۃ ہے لیکن اس سورت میں آیت،197، اور 225 ([20])

سورۃ لقمان: یہ سورۃ مکی ہے لیکن اس میں دو آیات مدنی ہیں([21])۔وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ ،مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ([22])

سورۃ یٰسین: یہ مکی سورۃ ہے جب کہ بعض علماء نے اس سے آیت" إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتَى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ "([23]) کو مستثنیٰ قرار دیا ہے کہ یہ بنو سلمہ کے متعلق نازل ہوا ہے۔اور بعض نے آیت"إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتَى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ"([24]) کو بھی مستثنیٰ کیا ہے کہ یہ منافقین کے بارے میں نازل ہوا ہے۔([25])

سورۃ الزمر: یہ مکی سورۃ ہے جب کہ بعض علماء نے اس سے تین آیات مستثنیٰ کئے ہیں۔آیت 53،52،51 جب کہ بعض نے آیت 22 کو بھی مدنی سورۃ قرار دیا ہے۔([26])

سورۃ الجاثیہ: یہ مکی سورۃ ہے لیکن بعض نے اس سے آیت"قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ "[27] کو مستثنیٰ کیا ہے۔([28])

سورۃ الاحقاف: یہ مکی سورۃ ہے البتہ بعض علماء نے اس سے چار آیات مستثنیٰ کئے ہیں کہ یہ مدنی ہیں([29])۔أُولَئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُو([30])

قرآنی سورتوں کے نام

قاضی غفران الدینؒ نے بھی اپنی تفسیر میں سورتوں کے ناموں کی تفصیل اور وجہ تسمیہ ذکر کئے ہیں۔بعض اوقات کسی سورۃ کا ایک ہی نام ہوتا ہے اور یہ اکثر ہے اور گاہے ایک سورۃ کے دو یا اس سے زائد نام بھی آئے ہیں تو قاضی صاحب اکثر نام بیان کرتے ہیں۔

سورۃ الفاتحہ: سورۃ الفاتحہ متعدد نام رکھنے والی سورۃ ہے کیونکہ اس کے بیس سے زائد نام معلوم ہوئے ہیں اور یہ بات اس کے شرف پہ دلالت کرتی ہے کیونکہ ناموں کی زیادتی مسمی کی عزت اور شرافت پہ دلالت کرتی ہے۔وہ نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

الفاتحہ: اس سورۃ کا ایک نام سورۃ الفاتحہ ہے ابن جریر نے وجہ تسمیہ یہ بیان کی ہے کہ اس سے مصاحف کا افتتاح کیا جاتا ہے، اس طرح نمازوں کا افتتاح بھی اس سے ہوتا ہے۔([31])

ام القرآن: اس سورۃ کو ام القرآن اس وجہ سے کہتے ہے کہ یہ تمام سورتوں کا مقدمہ ہے۔یا اس وجہ سے کہ یہ اللہ کی اس ثنا پر مشتمل ہے کہ جس کا اللہ اہل ہے اس میں اللہ کے امر اور نہی کا تعبد ہے، اس طرح یہاں وعدو عید کا بیان ہے، یا یہ مشتمل ہے جملہ معانی نظریہ پر اور ان احکام عملیہ پر اور وہ ہے صراط مستقیم پر چلنا، عرب ہر اس امر کو جامع الامور ہو اس کو ام کہتے ہے۔([32])

السبع المثانی: اس سورۃ کا ایک نام السبع المثانی بھی ہے یا تو اس وجہ سے کہ یہ ساتھ آیات پر مشتمل ہیں اور یا اس وجہ سے کہ نماز میں یہ تکرار کے ساتھ پڑھی جاتی ہے۔الکنز، الوافیہ اور الکافیہ ان ناموں کے ساتھ بھی یہ مشہور ہے اس وجہ سے کہ یہ سورۃ جواہرات اور خزانوں پر مشتمل ہے۔ سورۃ الشکر اور سورۃ الدعا کے ساتھ بھی یہ سورۃ جانی جاتی ہے اس لئے کہ اس میں دعا کا طریقہ سکھایا گیا ہے۔([33])

سورۃ الرقیہ اور سورۃ الشفاء کے نام سے بھی یہ سورۃ مشہور ہے، اس وجہ سے کہ صحیح احادیث مبارکہ ان ناموں پہ مشعر ہے۔اس کے علاوہ بھی یہ سورۃ متعدد ناموں کے ساتھ موسوم ہے۔([34])

سورۃ آل عمران: قاضی صاحبؒ نے اپنی تفسیر میں اس سورۃ کے متعدد نام ذکر کئے ہیں۔

وجہ تسمیہ: اس سورۃ کا نام آل عمران اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ یہاں آل عمران کا جتنا ذکر ہے وہ کہیں اور نہیں ہے۔ آل عمران سے مراد عیسیٰ علیہ السلام، یحیٰ علیہ السلام، مریم علیہا السلام اور اس کی ماں حنہ ہیں۔ عمران اور حنہ دونوں داؤد علیہ السلام کی نسل سے تھے۔(35)

اس سورت کو دیگر ناموں سے بھی موسوم کیا ہے:

الزھرا: یہ سورۃ اس نام سے اس وجہ سے موسوم ہے کہ اہل کتاب کا حضرت عیسی علیہ السلام کے متعلق جو التباس تھا وہ اس سورۃ میں منکشف ہوا ہے اور ان کی غلطی متعین کی گئی ہے۔

الکنز: یہ سورۃ کنز نام کے ساتھ بھی موسوم ہے اس لئے کہ اس میں عیسیٰ علیہ کے اسرار مذکور ہیں۔

المجادلہ: اس نام کے ساتھ موسوم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس سورۃ میں رسول اللہ ﷺ کا نصاری نجران کے ساتھ مناظرے کا ذکر ہے۔

سورۃ الاستغفار: اس وجہ سے کہ اس سورۃ میں والمستغفرین بالاسحار کا ذکر ہے۔

سورۃ الطیبہ: اس نام کے ساتھ موسوم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس سورۃ میں لفظ الصابرین والصادقین مذکور ہے۔(36)

سورۃ التوبہ: قاضی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ یہ سورۃ "دس" ناموں کے ساتھ موسوم ہے۔

براءت: اس وجہ سے اس نام کے ساتھ موسوم ہے کہ اس سورۃ کی ابتدا اس لفظ کے ساتھ ہے۔

التوبہ: اس نام کے ساتھ اس وجہ سے موسوم ہے کہ اس میں تکرار توبہ ہے۔(37)

الفاضحہ: اس کو الفاضحہ اس وجہ سے کہا جاتا ہے، کہ اس میں ہر کسی کی وضاحت ہوئی ہے، اس طرح اس کو سورۃ العذاب، سورۃ المقشقشہ، سورۃ المبعثرہ بھی کہا جاتا ہے۔(38)

سورۃ یونس: آنحضور ﷺ نے اس سورۃ کا یہ نام اس وجہ سے رکھا ہے، کہ نزول قرآن کا غرض وغایہ ایمان ہے اور اس سورۃ میں ایمان کا ذکر یونس علیہ السلام کے ذکر کے ساتھ ہوا ہے۔(39)

سورۃ المؤمنون: اس سورۃ کو یہ نام اس وجہ سے دیا ہے کہ یہ سورۃ مومنین کے اعلیٰ اوصاف پر مشتمل ہے(40)

سورۃ النور: اس سورۃ کو اس نام کے ساتھ موسوم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ نور الہی کے بیان پر مشتمل ہے۔(41)

سوۃ الفرقان: اس سورۃ میں حق اور باطل کا معیار بیان ہوا ہے اس وجہ سے اس کو سورۃ الفرقان کہا جاتا ہے(42)

سورۃ سبا: اس سورۃ میں قوم سبا کا ذکر ہے اس وجہ سے اس نام کے ساتھ موسوم ہے۔(43)

سورۃ الصف: یہ سورۃ سورۃ الصف اور سورۃ الحواریین ان دوناموں کے ساتھ موسوم ہے(44)

ترجمان التفاسیر اور اسباب نزول

قاضی غفران الدینؒ نے اپنی تفسیر میں علوم القرآن کے جملہ مباحث میں سے "شان نزول" یا سبب نزول" بھی بیان کیا ہے بطور نمونہ چند مثالیں ذیل میں ذکر کئے جاتے ہیں۔

مثال نمبر1: يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ(45)" اس آیت کے متعلق قاضی صاحبؒ نے اپنے تفسیر میں لکھا ہے کہ یہ آیت اس واقعہ کے متعلق نازل ہوئی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے چند صحابہ کرام کو ابن جحش کے امارت میں ایک اہم کام کے سلسلے میں "نخلہ" بھیجا جو کہ مکہ اور طائف کے مابین واقع ہے، اتفاقی طور پر صحابہ کرام کا وہاں پہ ملاقات ابن حضرمی سے ہوا، وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کھجور اور کچھ سامان لے کر مکہ کی طرف آرہے تھے تو صحابہ کرام نے اسے قتل کیا، لیکن ان کو یہ پتہ نہیں تھا کہ آج رجب کی پہلی تاریخ ہے یا جمادی الاخریٰ کی آخری تاریخ ہے۔ تو مشرکین مسلمانوں

کو طعنہ دینے لگے کہ مسلمان اشہر حرم کا خیال نہیں رکھتے، ان مہینوں میں بھی قتل قتال کرتے ہیں، تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، کہ واقعی ان مہینوں میں قتل قتال اگرچہ بڑا جرم ہے، لیکن ان مشرکین نے جو جرائم کئے ہیں، مسلمانوں کو بیت اللہ سے منع کیا ہیں، اور ان مسلمانوں کو اپنے گھروں سے نکالا ہیں، اس طرح مسلمانوں کو مختلف قسم کے تکالیف میں مبتلا کیا ہیں، اس واقعہ سے وہ بہت بڑے جرائم ہیں، مسلمانوں سے اگر یہ قتل کا عمل اگر صادر ہوا ہے تو اس کی وجہ یہ کہ ان کو تاریخ کا علم نہیں تھا وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ شائد آج جمادی الاخر کی آخری تاریخ ہے۔[46]

مثال نمبر2: أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ[47]

یہ آیت کریمہ راجح قول کے مطابق غزوہ خندق کے بارے میں نازل ہوئی ہے، جس میں قریش نے اپنے حلیف قبائل کے ساتھ مل کر دس ہزار کا لشکر مسلمانان مدینہ کے خلاف ابو سفیان کی نگرانی میں جمع کر کے حملہ آور ہو کر مسلمانوں کے ختم کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ یہاں مدینہ منورہ میں مسلمانوں نے دشمن سے حفاظت کے لئے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے خندق کھودی، اس وجہ سے اس کو خندق کہتے ہے، اور غزوہ احزاب بھی کہتے ہے، اس وجہ سے کہ اس غزوہ میں مختلف گروہ مسلمانان مدینہ کے خلاف جمع ہو گئے تھے۔ تین دن تک اس غزوہ میں صحابہ نے کچھ کھایا پیا نہیں تھا، سخت سردی کا موسم تھا، صحابہ کرام اور نبی کریم ﷺ سے نمازیں بھی قضا ہوئے، ان لشکروں کے ساتھ یہود مدینہ اور باہر کے یہود بھی شامل تھے، اس وجہ سے حالات انتہائی سنگین اور خراب تھے، اور مسلمان بے چین ہو گئے، تو اللہ تبارکہ و تعالیٰ صحابہ کرام کو پہلے مومنین کی تاریخ بیان فرماتے ہیں، کہ آپ لوگوں پر پہلے والے مسلمانوں کی طرح حالات نہیں آئے ہیں اور دخول جنت کا تمنا رکھتے ہوں، ان پر ایسی تنگیاں اور سختیاں آئی کہ اضطراری اور ناقراری کے حالت میں اس زمانے کے پیغمبر اور اھل ایمان ساتھیوں نے کہا کہ اللہ کی مدد کب آئے گی، اللہ کی ذات پر یقین کامل تھا، لیکن جلدی سے امداد طلب کرنے کی غرض سے بارگاہ الٰہی میں سوال عرض کیا کہ اللہ کی مدد کب آئے گی، تو اللہ نے جواباً فرمایا کہ اللہ کی مدد قریب ہے۔ تو اللہ تبارکہ و تعالیٰ نے صحابہ کرام سے یہ بات ارشاد فرمائی کہ صبر سے کام لو کامیابی آپ ہی کے مقدر میں ہے، لیکن آپ جب جنت کے اعلیٰ مقامات چاہتے ہو تو ان کی قیمت بھی زیادہ ہوگی، اور ایسے شدائد اور سختیاں برداشت کرنے پڑیں گے، جیسا کہ پہلے ایمان والوں نے برداشت کئے ہیں۔[48]

مثال نمبر3: لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا[49]

اس آیت کے شان نزول کے متعلق مفسرین لکھتے ہیں، کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ جب اوس بن صامت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفات پاگئے، تو ورثا میں ایک بیوی اور دو بیٹیاں رہ گئے، تو اس کے دو چچازاد بھائی آگئے جو سوید اور عرفجہ نام کے ساتھ موسوم تھے، آپ کے تمام میراث پر قبضہ کیا، تو اوس کی بیوہ عورت آپ ﷺ کے پاس آگئی اور سارا واقعہ بیان کیا کہ ان دونوں چچازاد بھائیوں نے میرے شوہر کا سارا متروکہ ہڑپ کیا ہمارے لئے کچھ بھی نہیں چھوڑا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں انتظار کر تا ہوں کہ اس واقعہ کے متعلق کیا حکم نازل ہو تا ہے، تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، تو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے ہاں آدمی کو بھیجا کہ اس "ترکہ" میں اس وقت تک تصرف نہ کرو جس وقت تک ورثا کے حصص کا تفصیلی حکم میرے پاس نہ آئے، جب بیوہ کا حصہ معلوم ہوا تو اس ترکہ سے اس بیوہ کا حصہ دیا گیا اور بیٹیوں کے حصص کے تعیین کے بعد ان کو بھی اپنے حصے حوالہ کئے[50]

مثال نمبر4: قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ ([51])۔

یہ آیت کریمہ امام مجاہد کے قول کے مطابق اس وقت نازل ہوئی، کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ نے پہلے پہلے اہل کتاب کے ساتھ قتال کا حکم فرمایا، تو اس آیت کے نزول کے ساتھ غزوہ تبوک فرمایا، اور کبھی یہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کریمہ کا نزول بنی قریظہ اور بنو نضیر کے متعلق ہوا ہے کہ ان کے ساتھ جزیہ پہ مصالحت کی ہے، یہ پہلا جزیہ تھا جو مسلمانوں نے حاصل کیا تھا، اور یہ پہلی ذلت تھی جو اہل کتاب کو پہنچی، لیکن شان نزول دونوں کا ہو سکتا ہے۔([52])

مثال نمبر5: أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ([53]) اس آیت کریمہ کے شان نزول کے متعلق قاضی صاحب لکھتے ہیں، کہ مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کو مشرکین کی طرف سے مختلف قسم کی ایذائیں اور تکالیف دی گئی، اور وہ یہ چاہتے تھے کہ ان مظالم کے ازالے کا جلدی سے انتظام ہو جائے، تو یہ آیتیں نازل ہوئی، کہ جن لوگوں نے زبان سے کلمہ شہادت پڑھی ہیں اور اپنے ایمان کو قولا ظاہر کیا ہے، تو ان کا یہ خیال ہے کہ بس ہم صرف اسی پر چھوڑے جائیں گے، ہمارا کوئی امتحان نہیں لیا جائے گا، تو یہ قول غلط ہے، بلکہ ان مومنین کا ہر اعتبار سے امتحان لیا جائے گا کہ کون مخلص اور کون غیر مخلص ہے۔([54])

مثال نمبر6: عَبَسَ وَتَوَلَّى () أَنْ جَاءَهُ الْأَعْمَى () وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ يَزَّكَّى () أَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرَى () أَمَّا مَنِ اسْتَغْنَى () فَأَنْتَ لَهُ تَصَدَّى () وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَزَّكَّى ([55])

ان آیات کے شان نزول کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ایک صحابی عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنکھوں سے نابینا تھے، خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے ماموں زاد تھے، ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ قریش کے سرداروں عتبہ بن ربیعہ، ابو جہل بن ہشام اور عباس بن عبد المطلب کے ساتھ مجلس میں بیٹھے ہوئے باتیں فرما رہے تھے، کہ اسی اثنامیں یہ صحابی آگئے، کہ قرآن کے ایک آیت کے متعلق اپنے آپ کو پیغمبر سے سمجھائے، تو آنحضرت ﷺ نے اس صحابی کے آنے کو ناگوار سمجھا اور منہ موڑا کہ یہ تو ویسے بھی اپنا ہے پھر بھی ٹائم دے سکتا ہوں لیکن یہ سرداران قریش کے ساتھ بات کرنے کا موقعہ ہے، اسی موقعہ پر یہ آیت نازل ہوئی۔([56])

خلاصہ بحث:

بیسویں صدیں کے عظیم مفسر قاضی غفران الدینؒ اپنے زمانہ کے بہت بڑے عالم تھے، جو صوبہ خیبر پختونخوا کے علاقہ ضلع سوات میں 1917ء کو پیدا ہوئے، دینی علوم کا حصول اپنے علاقہ کے علماء کے علاوہ پڑوسی ملک انڈیا کے عظیم دینی درسگاہ فتح پور سے کیا، جہاں آپؒ کے مشہور اساتذہ مفتی کفایت اللہؒ اور مفتی اشفاق الرحمن کاندھلویؒ شامل ہیں، 1945ء میں آپ کی مذکورہ جامعہ سے فراغت حاصل ہوئی، اپنی پوری زندگی قرآن وحدیث کی خدمت میں گزاری، آپؒ کی وفات 30 جنوری 2 202ء کو ہوئی۔ موصوف کے دینی خدمات میں ان کی درس و تدریس، بطور قاضی اپنے علاقے کی اصلاح کے لیے کیے گئے فیصلے اور وعظ و نصیحت کے علاوہ تصنیف و تالیف کے راستے عظیم خدمات ہیں، جو ان تمام میں امتیازی اور نمایاں ہیں، جن میں تفسیر ترجمان التفاسیر، لسانی شرح حسامی، فوجداری قوانین، التعبیرات شرح سبع معلقات، حافظ الپوری کے دیوان کا شرح، ضابطہ میراث وغیرہ شامل ہیں، موصوف کی تصنیفی خدمات میں ان کی مایہ ناز تفسیر تفسیر ترجمان التفاسیر ہے جو اہم علمی اور تفسیری نکات پر مشتمل ہے جس میں قرآن کے تمام اہم علوم کا محاصرہ کیا گیا ہے، مثلاً مکی و مدنی سورتوں کی وضاحت، فضائل قرآن، سورتوں کے نام، اسباب النزول کی اہمیت وغیرہ شامل ہیں۔

حوالہ جات

[1]۔ الزرقانی، محمد بن عبد العظیم، مناہل العرفان فی علوم القرآن، دار الکتاب العربی، بیروت، 1415ھ/1995ء، ج1، ص17

Al-Zarqani, Muhammad bin Abdul-Azim, Manahil Al-Irfan fi Ulum Al-Qur'an, Dar Al-Kitab Al-Arabi, Beirut, 1415/1995, vol. 1, p. 17

[2]۔ قاضی غفران الدین، تفسیر ترجمان التفاسیر من منقولات المشاہیر، مخطوط، ج1، ص9

Qazi Ghufranuddin, Tafsir Tarjuman al-Tafasir min manqolatil mashahir, vol. 1, p. 9

[3]۔ ایضا

Ibid

[4]۔ ایضاً، ج1، ص42

Ibid. vol.1, p42

[5]۔ القزوینی، ابو عبد اللہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، مکتبہ دار السلام للنشر والتوزیع، رقم الحدیث:1377

Al-Qazwini, Abu Abdullah, Muhammad bin Yazid, Sunan Ibn Majah, maktaba Dar Al-Salam, Hadith No.: 1377

[6]۔ الترمذی، ابو عیسی، محمد بن عیسی، بن سورۃ، سنن الترمذی، دار الغرب الاسلامی، 1419ھ/1998ء، رقم الحدیث:2878

Al-Tirmidhi, Abu Issa, Muhammad bin Issa, Ibn Sura, Sunan Al-Tirmidhi, Dar Al-Gharb Al-Islami, 1419 AH/1998 AH, Hadith No.: 2878

[7]۔ البیہقی، ابو بکر احمد بن الحسین، شعب الایمان، فصل فی فضائل السور والایات، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1421ھ/2000ء، رقم الحدیث 2161:

Al-Bayhaqi, Abu Bakr Ahmad bin Al-Hussein, shobul iman, Chapter on the Virtues of Surahs and Verses, Dar Al-Kutub Al-Ilmiyyah, Beirut, 1421/2000, Hadith No. 2161

[8]۔ النیسابوری، ابو الحسن، مسلم بن الحجاج، الصحیح المسلم، دار احیاء التراث العربی، بیروت، کتاب فضائل القرآن، باب قرءاۃ القرآن، رقم الحدیث:804

Al-Nisaburi, Abu Al-Hasan, Muslim bin Al-Hajjaj, Sahih Al-Muslim, Dar Ihya' Al-Turath Al-Arabi, Beirut, Hadith No.: 804

[9]۔ قاضی غفران الدین، ترجمان التفاسیر، ج1، ص10

Qazi gufranoddin,tarjamanottafasir,Vol.1, p10

[10]۔ ایضا

ibid

[11]۔ قاضی غفران الدین، ترجمان التفاسیر، ج2، ص325

Qazi gufranoddin,tarjamanottafasir,V2,p325

[12]۔ السیوطی، الاتقان، ج1، ص30

Al-Suyuti, Al-Itqan, vol.1, p30

[13]۔ قاضی غفران الدین، ترجمان التفاسیر، ج3، ص234

Qazi gufranoddin, tarjaman tafasir,Vol. 3, p234

[14]۔ ایضاً، ج4، ص1

Ibid. Vol. 4,p1

[15]۔السیوطی، الاتقان، ج1ص31

Al-Suyuti, Al-Itqan, vol. 1, p31

[16]۔غفران الدین، ترجمان التفاسیر، ج4، ص222

Qazi gufranoddin,tarjamanottafasir, Vol. 4, p22

[17]۔ایضا

ibid

[18]۔غفران الدین، ترجمان التفاسیر، ج6ص1

Qazi gufranoddin,tarjamanottafasir, Vol. 6, p.1

[19]۔ایضا

ibid

[20]۔ایضاً، ج8، ص53

Ibid. Vol. 8, p53

[21]۔ الزرکشی، بدر الدین، البرھان فی علوم القرآن، دار لمعرفہ، بیروت، 1411ھ/1990ء، ج1، ص50۔

Al.zarkshi,Al Burhan,Vol. 1, p50

[22]۔سورۃ لقمان:28،27

Surah Luqman: 27, 28

[23]۔سورۃ یٰس:12

Surah Yaseen:12

[24]۔سورۃ یٰس:37

Surah Yaseen:37

[25]۔غفران الدین، ترجمان التفاسیر، ج10، ص1

Qazi gufranoddin, tarjamanottafasir, Vol. 10, p1

[26]۔غفران الدین، ترجمان التفاسیر، ج10، ص165

Qazi gufranoddin, tarjamanottafasir, Vol. 10, p.165

[27]سورۃ الجاثیہ: 17

Surah Al-Jathiyah: 17

[28]۔غفران الدین، ترجمان التفاسیر، ج11، ص87

Qazi gufranoddin, tarjamanottafasir, Vol. 11, p87

[29]۔ایضاً، ج11، ص116

Ibid. Vol. 11, p116

[30]۔سورۃ الاحقاف:35،10،14،15

Surah Al-Ahqaf: 15,14,10,35

.[31]السیوطی، الاتقان، ج1، ص140

Al-Suyuti, Al-Itqan, Vol. 1, p140

32۔ ایضا

ibid

33۔ الزرکشی، البرہان، ج1، ص235

Al.zarkshi, Al.burhan,Vol. 1, p235

34۔ قاضی غفران الدین، ترجمان التفاسیر، ج1، ص11

Qazi gufranoddin, tarjamanottafasir, Vol. 1, p11

35۔ الزرکشی، البرہان، ج1، ص240

Al.zarkshi, Al.burhan,Vol. 1, p240

36۔ قاضی غفران الدین، تفسیر ترجمان التفاسیر، ج1، ص11

Qazi gufranoddin, tarjamanottafasir,Vol. 1, p11

37۔ الزرقانی، مناہل العرفان، ج1، ص270

Al.Zarqani, Manahil al Irfan, Vol. 1, p270

38۔ قاضی غفران الدین، ترجمان التفاسیر، ج4، ص80

Qazi gufranoddin, tarjamanottafasir, Vol. 4, p80

39۔ السیوطی، الاتقان، ج1، ص55

Al-Suyuti, Al-Itqan, Vol. 1, p55

40۔ الزرکشی، البرہان، ج، ص75

Al.zarkshi, Al.burhan, Vol. 1, p75

41۔ قاضی غفران الدین، ترجمان التفاسیر، ج7، ص204

Qazi gufranoddin, tarjamanottafasir, Vol. 7, p204

42۔ ایضا

ibid

43۔ قاضی غفران الدین، ترجمان التفاسیر، ج9، ص193

Qazi gufranoddin, tarjamanottafasir,Vol. 9, p193

44۔ السیوطی الاتقان، ج1، ص60

Al-Suyuti, Al-Itqan, Vol. 1, p60

45۔ سورۃ البقرہ:217

Surah Al-Baqarah: 217

46۔ قاضی غفران الدین، ترجمان التفاسیر، ج1، ص250

Qazi gufranoddin, tarjamanottafasir, Vol. 1, p250

47۔ سورۃ البقرہ:214

Surah Al-Baqarah:214

48۔ قاضی غفران الدین، ترجمان التفاسیر، ج1ص344

Qazi gufranoddin, tarjamanottafasir, Vol. 1, p344

[49]۔ سورۃ النساء:7

Surah An-Nisa: 7

[50]۔ قاضی غفران الدین، ترجمان التفاسیر، ج2، ص333

Qazi gufranoddin, tarjamanottafasir, Vol. 2, p333

[51]۔ سورۃ التوبہ:29

Surah At-Tawbah:29

[52]۔ قاضی غفران الدین، ترجمان التفاسیر، ج4، ص119

Qazi gufranoddin, tarjamanottafasir, Vol. 4, p119

[53]۔ سورۃ العنکبوت:2

Surah Al-Ankaboot: 2

[54]۔ قاضی غفران الدین، ترجمان التفاسیر، ج8 ص261

Qazi Ghufranuddin, arjamanottafasir, Vol. 8, p. 261

[55]۔ سورۃ عبس:1 تا9

Surah Abasa: 1-9

[56]۔ قاضی غفران الدین، ترجمان التفاسیر، ج14 ص28

Qazi Ghufranuddin tarjamanottafasir, Vol. 14, p. 28